مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱/۲ ۵ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت نزلہ اور ضعف کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بخار اور سردرد کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ہمارے اٹلی کے نومسلم بھائی مکرم محمد فاروق صاحب اپنی رخصت گزارنے کے بعد آج تین بجے کی ٹرین سے واپس تشریف لے گئے۔ سٹیشن پر بہت سے اصحاب آپکو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے دعا فرمائی۔ اور نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان احباب نے آپکو رخصت کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے اس نومسلم بھائی کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور خدمت اسلام کی بیش از پیش توفیق عطا فرمائے۔ مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر اور گیانی

جلد ۳۴ | ۲۵ ماہ اخاء ۱۳۲۵ ہش | ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ | ۲۵ اکتوبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۵۰

تبلیغ اسلام کا سنہری موقعہ

۲۱ اکتوبر کے انقلاب میں ایک بیان مورخہ ۱۸ اکتوبر بدھو ڈا سائیں شو بیج بالمیکی پریذیڈنٹ نیلہ گنبد شیڈولڈ کاسٹس کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے کہا ہے کہ "تمام اچھوتوں کی طرح پنجاب کے اچھوتوں کا بھی صاف صاف یہ اعلان ہے کہ اچھوت نہ کبھی ہندو تھے۔ اور نہ ہیں۔ اچھوت بت پرست نہیں ہیں اچھوتوں کے بزرگوں نے ہمیشہ بت پرستی کی سخت مخالفت کی ہے۔ اچھوتوں کے بزرگ وید۔ برہمن۔ گائے رام لچھمن کی پوجا کے باغی تھے۔ ہندی زبان اور ہندو دھرم اچھوتوں کے لئے بے رحمانہ قانون ہوگا۔ ہندو کانگرسی صوبوں میں چھوت چھات اور مندر پرویش بل جو اسمبلیوں میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ یہ قانون اچھوتوں کو مٹانے کے لئے ہوں گے۔ اگر اچھوتوں سے ہندو کانگرس کو ہمدردی ہے۔ تو ان سب کتابوں کو ضبط اور منسوخ کرانے کا قانون پاس کریں۔ جن میں اونچ نیچ اور چھوت چھات کی گھناؤنی تعلیم ہے۔"

اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اچھوتوں میں مذہبی بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ جیسا کہ ہم نے کل کے نوٹ میں لکھا تھا آریوں نے ہندوستان کے اصلی باشندوں کو فتح کرکے ایسے قوانین بنائے کہ وہ بیچارے رہتی دنیا تک ابھر نہ سکیں۔ کروڑوں کی تعداد میں خدا کی مخلوق ان جابرانہ قوانین کی چکی میں پستی چلی آئی۔ یہاں تک کہ پس پس کر سرمہ کی حد تک جا پہنچی۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے بھی باوجودیکہ آٹھ سو سال سے زیادہ عرصہ تک انہوں نے ہندوستان پر حکومت کی۔ ان کو اس قعر ضلالت سے نکالنے کی کوئی قابل قدر کوشش نہیں کی۔ جو لوگ بطور خود مسلمان ہو گئے۔ وہ تو کسی قدر اس تشدد کے شکنجہ سے نجات حاصل کر گئے۔ مگر ایک بہت بڑی کثرت جس کو ہندو سوسائٹی نے عمداً جہالت میں رکھا تھا اور جس کی خودی کو اس قدر مٹا دیا گیا تھا۔ کہ نہ ہونے کے برابر رہ گئی تھی۔ وہ اس متعفن کونے میں پڑی سڑتی رہی۔ بلکہ خود مسلمانوں نے بھی ان سے ویسا ہی سلوک جاری رکھا جو سلوک ہندو ان سے صدیوں سے کرتے چلے آئے تھے۔ گویا کہ ع

ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد

کے مصداق بن گئے۔ ان اقوام میں سے جو اچھوت مسلمان بھی ہو گئے۔ وہ بھی عدم تربیت کیوجہ سے کچھ زیادہ نمایاں فرق اپنے آپ میں پیدا نہ کر سکے۔ نہ صرف اچھوت ہی بلکہ اونچی ذات کے ہندو بھی جنہوں نے اسلام قبول کیا۔ بہت حد تک اپنی پرانی رسمیں اور عصبیت ساتھ لائے۔ اور ان غریبوں کی زندگی میں کوئی تغیر و تبدل نہ ہوا

انقلاب زمانہ ہے کہ آج صدیوں کی روندی ہوئی یہ قومیں بھی جاگ اٹھی ہیں۔ اور اپنے مساویانہ حقوق کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ یہ نہایت ہی سنہری موقعہ ہے۔ کہ مسلمان خدا تعالےٰ کا پیغام حق ان اقوام کو جو اپنی خودی پہچاننے لگی ہیں پہنچائیں۔ مندرجہ بالا بیان دل سے نکلی ہوئی آواز ہے۔ گاندھی جی اور ہندو کانگریس ان کے درد کا علاج نہیں کر سکتے وہ چاہیں بھی تو نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ ان کو ایسی سوسائٹی کا عضو بنائے رکھنے پر مجبور کرتے ہیں۔ جس سوسائٹی نے ان کو صدیوں سے خاک میں ملا رکھا ہے۔ اور وہ سوسائٹی بھی اس وجہ سے مجبور ہے۔ کہ شروع سے ہی ان کی ذہنیت نے ایسے ماحول میں پرورش پائی ہے۔ کہ اب وہ آسانی سے اسکو بدل نہیں سکتی۔ جو اعتقادات ان کی گھٹی میں پڑ چکے ہیں۔ وہ محض چند نصیحتوں اور مصلحت آمیز تدبیروں سے نہیں بدل سکتے۔ گاندھی جی لاکھ موتہہ سے کہیں بلکہ بظاہر عمل کر کے بھی دکھائیں۔ لیکن انکی یہ حرکتیں تماشے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں۔ اچھوتوں نے بھی گاندھی جی اور دوسرے کانگرسی لیڈروں کا کھوکھلا پن اچھی طرح محسوس کر لیا ہے۔ اگرچہ یہ آواز سیاسی حالات کی وجہ سے بلند ہوئی ہے۔ لیکن انسانی فطرت ہے کہ ملک کے سیاسی انقلاب بھی قلوب کی تبدیلی کا باعث ہوا کرتے ہیں۔ ہلاکو خان کی اولاد اور دیگر سردار ترک باوجود فاتح ہونے کے بھی اسلامی اثر سے نہ بچ سکے۔ اور جو فاتح بن کے آئے تھے خود مفتوح ہو گئے۔ یہ انقلاب قلوب ایک بہت بڑے سیاسی انقلاب کا نتیجہ تھا۔ اگر ترک مسلمانوں پر حملہ کر کے ان پر فتح نہ پاتے۔ تو شاید ترک اقوام اسلام ہی سے محروم رہ جاتیں۔

اس لئے جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے مسلمانوں کے لئے یہ ایک نہایت سنہری موقعہ ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ پہلے خود سچے مسلمان بنکر اچھوت اقوام میں تبلیغ کے لئے گھس جائیں۔ مگر یہ کام بہت نازک ہے۔ مسلمانوں کو محض اپنی تعداد بڑھانے کے لئے تبلیغ نہیں کرنی چاہیئے جیسا کہ ہندو ان کو اپنی کثرت قائم رکھنے کے لئے اپنے اندر رکھنا چاہتے ہیں بلکہ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے۔ ان کو یہ سوچنا چاہیئے کہ خدا کا وہ پیغام جس کو پہنچانے میں وہ اب تک کوتاہی کرتے رہے ہیں۔ اب خدا نے ان کو اپنے اس فرض کی ادائیگی کے لئے موقعہ دیا ہے۔ ہمارے مخاطب عام مسلمان ہیں۔ لیکن ہر احمدی جانتا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ میں صرف اس لئے داخل ہوا ہے کہ اسلام کو دنیا کے کونے تک پہنچائے۔ اس لئے اس ملک کے رہنے والے احمدیوں کو چاہیئے کہ ان ذلت زدہ اور پستی میں گری ہوئی اقوام کو جو بت پرستی

انگریزی میں ایک تبلیغی ٹریکٹ

ہمارے پاس ایک ٹریکٹ The promised Messiah and Message جناب مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن کی طرف سے پہنچا ہے۔ ٹریکٹ نہایت اعلیٰ قسم کے آرٹ پیپر پر کافی موٹے ٹائپ میں چھپا ہوا ہے۔ پہلے صفحہ پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شبیہہ مبارک دی گئی ہے۔ جس سے ٹریکٹ کی شان اور بھی بڑھ گئی ہے۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ اس تصویر کے شائع کرنے سے آپ کی وہی غرض ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تبائی ہے۔ کہ اہل مغرب آپ کے حلیہ مبارک سے آپ کی راستبازی اور قوت قدسی کا اندازہ لگا سکیں۔ ہمارے خیال میں اسی غرض سے تصویر کا شائع کرنا مستحسن ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ باجوہ صاحب جس غرض سے گئے ہیں۔ اس میں آپ کو پوری کامیابی حاصل ہو۔

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق ضروری اعلان

احباب کو معلوم ہے۔ کہ جلسہ سالانہ بہت قریب آ رہا ہے۔ جس کے لئے ضروری اشیاء خوردنی وغیرہ کی فراہمی ابھی سے لازمی ہے۔ کیونکہ بعض وقت فوری طور پر چیزوں کا ملنا محال ہو جاتا ہے۔ اس لئے افراد اور جماعتوں کو بڑی تیزی سے دعا اور چندوں کے ساتھ اس طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ تاکہ یہ تمام کام خدا کے فضل کے ماتحت بغیر کسی تشویش کے مکمل ہو جائے۔ احباب کوشش کریں کہ تمام چندہ جلسہ سالانہ ۳۰ نومبر تک داخل خزانہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ایسا کرنے والوں کو جزائے خیر دے۔ (ناظر بیت المال)

امتحان تبلیغ ہدایت زیر انتظام لجنہ اماء اللہ

چونکہ امتحان کے لئے بہت تھوڑے نام آئے تھے۔ اس لئے امتحان کی تاریخ میں تبدیلی کی جاتی ہے۔ امتحان انشاء اللہ ۱۷ نومبر کو بروز اتوار منعقد ہوگا۔ تمام لجنات اماء اللہ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ بہنوں کو امتحان میں شامل کریں۔ (مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

خدمت دین کی تڑپ رکھنے والوں کے لئے بہترین موقعہ

گریجوایٹ اور مولوی فاضل احباب فوری توجہ فرمائیں

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر انتظام ہندوستان میں تبلیغی جہاد بجا لانے کے لئے نوجوانان احمدیت کے واسطے جو گریجوایٹ ہوں یا مولوی فاضل بہترین موقعہ ہے۔ مخلصین جماعت جلد از جلد اپنے تئیں پیش کریں۔ تا انہیں ضروری تعلیم دے کر کام پر لگایا جا سکے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

صنعت و حرفت کے کارخانوں کے متعلق خط و کتابت

حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ نے صنعت و حرفت کا محکمہ قائم فرمایا ہے۔ اس لئے احباب کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ کارخانہ کشید روغن اور صنعت و حرفت سے متعلقہ دیگر امور کی بابت خط و کتابت وکیل الصنعت والحرفت تحریک جدید قادیان کے ساتھ کی جائے۔ خاکسار کے ساتھ تجارتی کمپنی بلاد مشرقی اور دیگر تجارتی امور کے متعلق خط و کتابت کی جائے۔ (وکیل التجارۃ للتحریک جدید)

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ۹، ۱۰ نومبر ۱۹۴۶ء کو سالانہ جلسہ کیا جائے۔ انتظامات ہو رہے ہیں۔ قریب کی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ کثرت سے احباب خود و دیگر احباب کو لیکر جلسہ میں شامل ہوں۔ رہائش اور طعام کا انتظام جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کی طرف سے ہوگا۔ (حکیم محمد ابراہیم خلیل سیکرٹری نشر و اشاعت انجمن احمدیہ شہر سیالکوٹ)

دل ہے پاکستان

پاکستان بنانے والے دل کو پاکستان بنالے
اے بھولے انسان
دل ہے پاکستان

پاکستان تمام زمین ہے ہند نہیں ہے سندھ نہیں ہے
چین نہ ہے جاپان
دل ہے پاکستان

کیا متھرا اور کیا مدینہ دل کو جب تسکین ملی نہ
کچا ہے ایمان
دل ہے پاکستان

مسلم آج ہے راکھ کا تودہ سوکھا پودا کھوکھا بودا
جس میں نہیں ہے جان
دل ہے پاکستان

سن! ہے یہ آواز مسیحا اُٹھ اے مردے زندہ ہو جا
حشر کا ہے میدان
دل ہے پاکستان

نسل و وطن سب بُت ہیں پیارے مومن ہے تو توڑ دے سارے
اپنا خدا پہچان
دل ہے پاکستان

(تنویر)

مختصر روئداد آل اڑیسہ احمدیہ کانفرنس سونگڑہ

۵ اکتوبر ۱۹۴۶ء اس کانفرنس کے دو اجلاس بمقام کوسمبی منعقد ہوئے۔ پہلے اجلاس کے صدر مقامی جماعت کے امیر خاں صاحب مولوی سید ضیاء الحق صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی تھے اور دوسرے کے جناب مولوی سید عبد المنعم صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر صالح پور ہائی سکول۔

اس کانفرنس کے انعقاد کے دو مقصد تھے۔ اول یہ کہ سونگڑہ کے احمدی احباب ایک عرصہ سے غیر احمدیوں کے جن مظالم کے تختہ مشق بنے ہوئے ہیں۔ ان کے ازالہ کے لئے موثر تدابیر سوچی جائیں۔ دوم یہ کہ احمدیوں کی اقتصادی حالت بہتر بنانے کی سکیم تیار کی جائے۔ نیز حال ہی میں غیر احمدیوں کی طرف سے "رسالہ قرآن قادیانی" شائع ہوا ہے۔ جس کا مدلل جواب مولوی سید محمد محسن صاحب نے لکھا ہے۔ اس کی چھپائی کے لئے تجویز پیش ہوئی۔

امر دوم کے متعلق یہ طے ہوا۔ کہ ایک آل اڑیسہ احمدیہ تجارتی سکیم "احمدیہ ایجنسی" کے نام سے قائم کی جائے۔ جس کا حصہ پانچ روپیہ کا ہو۔ اور ابتدائی کارروائی کے لئے مختلف احمدیہ اداروں سے خط و کتابت اور ضروری امور سرانجام دینے کے لئے جناب مولوی سید عبد المنعم صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر کو منیجر اور خزانچی مقرر کیا گیا۔ اس کے علاوہ پراسپکٹس شائع کیا جائیگا۔ ملک کی موجودہ سیاسی حالت جس قسم کی ہے۔ اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہندو مسلم اور غیر از جماعت لوگوں سے خوشگوار اتحاد و تعلقات قائم کرنے کے لئے جماعتوں کو تاکید کی گئی۔

اڑیسہ کیلئے چونکہ اب تک مرکز کی طرف سے کوئی خاص مستقل مبلغ مقرر نہیں ہوا۔ اس کے لئے تمام جماعتوں کے نمائندوں کی متفق رائے سے یہ قرارداد پاس ہوئی۔ کہ جناب پراونشل امیر صاحب اڑیسہ مرکز سے اس بارے میں فوراً خط و کتابت کر کے مناسب کارروائی کریں۔ ایک یہ تجویز پیش ہوئی کہ جناب امیر صاحب کی مدد اور کام میں سہولت پیدا ہونے کے لئے ایک نائب امیر انتخاب کیا جائے۔ اس کے لئے جناب مولوی عبد الستار صاحب ایم اے کا نام پیش ہوا۔ اور تمام جماعتوں کے نمائندوں کے اتفاق رائے سے پاس ہوا۔ کہ اس کے لئے مرکز کو عرض کیا جائے۔ موجودہ فساد کے نتیجہ میں کلکتہ اور ڈھاکہ کے احمدیوں کو جو ناگوار حادثات پیش آئے اور علی الخصوص کلکتہ کے جناب سیٹھ محمد صدیق محمد یوسف صاحبان کو جو مالی نقصانات اٹھانا پڑے اس پر افسوس اور رنج کا اظہار کرتے ہوئے ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ بالآخر مولوی عبد الحلیم صاحب مرحوم مغفور کی وفات پر انکی اعلیٰ علمی قابلیت اور دینی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کے پسماندگان کے ساتھ ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ احباب کیرنگ۔ منگال۔ تگریا۔ بھدرک۔ کٹک اور کینیدرا پاڑا سیری بہار سے تشریف لاکر شریک ہوئے۔ ان کا طعام اور قیام زیر انتظام جماعت احمدیہ سونگڑہ تھا۔ جو بحسن و خوبی انجام پذیر ہوا۔ افسوس کہ بوجہ علالت مولوی محمد محسن صاحب کانفرنس کے دونوں اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ (عاجز سید حسام الدین احمد عفی عنہ)

احمدی احباب کا اسلوب خط وکتابت
کیا ہونا چاہیئے

سچا مسلمان وہ ہے۔ جس کے تمام کام خدا اور رسول کے احکام کے تابع ہوں اور یہ سبق ہر مسلمان کو آیت بلیٰ من اسلم وجہہ للہ وھو محسن الخ سے ملتا ہے انہی معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد ہوا۔ قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کہ اے رسول کہدو میری نماز اور میری قربانی میرا مرنا سب کچھ اللہ رب العالمین کے حکم کے ماتحت ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام مسلمانوں کے لئے اسوۂ حسنہ قرار دیا گیا ہے۔ پس ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق اعمال بنانا ضروری ہے۔

اس بیان کے مطابق ہر احمدی مرد اور عورت کا فرض ہے کہ اپنے تمام افعال خدا اور رسول کے احکام کے تابع رکھیں۔ ہماری ہر حرکت وسکون خواہ وہ حقوق اللہ سے تعلق رکھتی ہو خواہ حقوق العباد سے اسلام کے مطابق ہونی چاہیئے۔ اس ضمن میں آپس کے تعلقات اور میل جول وغیرہ کی طرف خاص توجہ ہونی چاہیئے۔ ہمارا کوئی بھی کام ہو اس میں اسلامی شان ہونی چاہیئے۔ بعض امور معمولی اور چھوٹے خیال کئے جاتے ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ چھوٹے امور سے ہی بڑے امور کی طرف انسان جاتا ہے۔ قرآن کریم نے کونوا ربانیین فرما کر اس امر کیطرف اشارہ کیا ہے۔ ربانی کے معنے ہیں۔ الذی یعلم صغار العلم قبل کبارھا کہ جو بڑے امور سے پہلے چھوٹے امور سکھاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جس شخص نے سیڑھی کے پہلے ڈنڈے پر ابھی قدم نہیں رکھا۔ وہ اوپر کیسے چڑھ سکتا ہے۔ پس اگر ہم لوگ دین کے چھوٹے امور کو نظر انداز کرتے جائینگے۔ اور ان کا لحاظ نہ رکھیں گے۔ تو دین کے بڑے امور حاصل نہیں کر سکیں گے۔ اور اس صورت میں ہم اس شعر کے مصداق ہونگے۔

تو کار زمیں را نکو ساختی
کہ با آسماں نیز پرداختی

نظارت تعلیم وتربیت کے نوٹس میں ایک خط لایا گیا ہے جس کی طرز تحریر موجودہ زمانہ کی مسموم ذہنیت کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے خطوط آجکل عام طور پر لکھے جاتے ہیں۔ لیکن احمدیت اور اسلام کے نقطۂ نگاہ سے یہ طرز یقیناً قابل اعتراض ہے۔ تکلف اور بناوٹ کی عبارت آرائی اور ہلکی قسم کے اشعار کی بھرمار ایک ایسا مصنوعی ماحول پیدا کر دیتے ہیں۔ جو زندگی کی سادہ حقیقت سے بالکل بیگانہ ہوتا ہے۔ ایسے خطوط ایک سچے مومن کے دل ودماغ اور قلم سے نہیں نکل سکتے۔ اور یہ وما انا من المتکلفین کے بھی خلاف ہیں۔ پھر اسلام جو سادگی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اس کے بھی منافی ہے۔

قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے خط کا نمونہ موجود ہے۔ جو سبا کو لکھا گیا تھا۔ یہ خط بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد نہایت سادگی سے اصل مقصد کی بات لکھ دی گئی ہے۔ احادیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خطوط کا بھی نمونہ موجود ہے۔ آپ نے بعض بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے۔ جن میں تحریر فرمایا۔ اسلم تسلم یؤتک اللہ اجرک مرتین اور انکار کی صورت میں وعید درج ہے وبس۔ اسی طرح ہماری خط وکتابت بھی تکلفات اور لغویات سے پاک ہونی چاہیئے ہمیں موجودہ زمانہ کی خراب روش کی اتباع نہیں کرنی چاہیئے۔ اور جبکہ جماعت احمدیہ کے فرائض میں یہ بات داخل ہے۔ کہ وہ ہر شعبہ زندگی میں اصلاح وتربیت کا پہلو اختیار کرے۔ تو خط وکتابت میں بھی ہمیں وہ طریق اختیار کرنا چاہیئے جسے اسلامی طریق کہا جا سکے۔ اس معاملہ میں والدین کا فرض ہے۔ کہ اپنی اولاد کی نگرانی رکھیں۔ کیونکہ بچپن ہی سے اچھی باتوں کی عادت ڈالی جا سکتی ہے۔ ناظر تعلیم وتربیت

اللہ تعالیٰ کی نصرت اور رحمت کے نشانات
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں

(۳)

اللہ تعالےٰ اپنے پیاروں پر رحمت کے نشان ظاہر فرماتا ہے۔ جن سے ان کا محبوب بارگاہ الٰہی اور مقرب ہونا ثابت ہوتا ہے۔ وہ خدا کے لئے اپنی قوم اور دنیا سے الگ ہو جاتے ہیں۔ دنیا ان کو نعوذ باللہ مقہور خیال کرتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ اپنے پیاروں اور ان کے متعلقین پر اسی دنیا میں بھی رحمت اور شفقت اور احسان کے نشانات نازل فرماتا ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر میں فرماتا ہے۔ وہ اپنی قوم کے مشرکانہ عقائد اور ان کے بتوں کی تردید کرتے ہوئے الگ ہو گئے۔ اور ان سے کلی طور پر کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اور اپنی قوم سے کہا وادعوا ربی عسیٰ الا اکون بدعاء ربی شقیا۔ میں اپنے رب سے پکارونگا اور مجھے امید ہے کہ میرا رب مجھے محروم نہیں رکھے گا فلما اعتزلھم وما یعبدون من دون اللہ وھبنا لہ اسحاق ویعقوب وکلا جعلنا نبیا ووھبنا لھم من رحمتنا وجعلنا لھم لسان صدق علیا (سورہ مریم ع ۳) پس جب وہ ان سے اور ان کے معبودوں سے کنارہ کش ہو گیا تو ہم نے اسکو اسحٰق اور یعقوب عطا فرمائے۔ اور ان سب کو ہم نے نبی بنایا (انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قائم کردہ مشن کو پورا کیا) اور ہم نے ان پر اپنی رحمت کے نشان ظاہر کئے۔ اور دنیا میں ان کا ذکر خیر جاری کیا۔ سورۂ انعام میں بھی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ہم نے ابراہیم کو بتوں کی تردید میں وہ دلائل عطا کئے۔ کہ ان کی قوم عاجز اور لاجواب ہو گئی۔ اور ہم نے ابراہیم پر اپنی رحمت کے نشان ظاہر کئے۔ جو ان کی مبشر اولاد کے متعلق تھے پس اس قسم کے رحمت کے نشانات اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ کے مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ظاہر فرمائے۔ اور خصوصیت کے ساتھ ایک رحمت کا نشان عطا فرمایا۔ چنانچہ آپ سے مخاطب ہو کر فرمایا:۔

”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔ ...... سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا تا (۱) وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں (۲) اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو (۳) اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے (۴) اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں (۵) اور تا وہ یقین کریں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ (۶) اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اسکے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے“

کلام الٰہی کی اس تفصیل کے بعد اللہ تعالےٰ نے آپ پر واضح فرمایا کہ آپکا ایک عظیم الشان فرزند ان پیشگوئیوں کا مصداق ہوگا۔ اور اس موعود کے ذریعہ ان امور کا ظہور ہوگا۔ چنانچہ بشیر اول کے متعلق اللہ تعالےٰ نے جو الہامات نازل فرمائے۔ ان کے بعد بشیر ثانی یعنی سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کے متعلق اللہ تعالےٰ کا یہ پُرجلال کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوا۔ ”اس کے ساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے ...... وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا ......

فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ ...... نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیا۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ پیشگوئی اس وقت شائع فرمائی۔ جب آپ کے ہاں کوئی لڑکا نہ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کو پورا فرمایا۔ اور آپ کو وہ موعود فرزند عطا کیا۔ جس کے متعلق اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں آپ نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ یعنی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ نہ صرف یہ بلکہ آپ کی ساری اولاد بشارت کے رنگ میں ہوئی۔ اور ہر فرزند کی پیدائش سے پہلے آپ نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر اس کے تولد کی پیشگوئی فرمائی۔ کوئی شخص اپنے ہاں اولاد کی پیدائش کے متعلق دعویٰ نہیں کرسکتا۔ اور پھر ایسے نامی اور اخص فرزند کے تولد کی خبر انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے۔ اور اس تحدی کے ساتھ پیشگوئی کرنا سوائے انبیاء اور اخص اولیاء کے ناممکن ہے۔ جب حضرت اقدس کے معاندوں کا انجام دیکھا جائے۔ تو آپ کا یہ نشان اور بھی روشن ہوجاتا ہے۔ کیونکہ آپ کے مخالفین لیکھرام پشاوری سعد اللہ لدھیانوی اور عبدالحق غزنوی وغیرہ وغیرہ نے اس نشان کی تکذیب کی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان سب کو ناکام اور نامراد رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر واضح فرمایا۔ کہ آپ کا موعود فرزند آپ کی صداقت پر ایک چمکتا ہوا نشان ہوگا۔ نہ صرف یہ بلکہ فرمایا۔ کہ اس کے ذریعہ دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوگا۔ ایسے ہی اور بہت سے کارنامے اس کی ذات سے وابستہ ہیں۔

(۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس امر کو بڑی وضاحت کے ساتھ اپنی کتب میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اور اسلام کا خدا زندہ خدا ہے۔ چنانچہ حضور براہین احمدیہ حصہ پنجم کے شروع میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اسلام ایک ایسا بابرکت اور خدانما مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص سچے طور پر اسکی پابندی اختیار کرے۔ اور ان تعلیموں اور ہدایتوں اور وصیتوں پر کاربند ہو جائے۔ جو خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف میں مندرج ہیں۔ تو وہ اسی جہان میں خدا تعالیٰ کو دیکھ لے گا۔ وہ خدا جو دنیا کی نظر سے ہزاروں پردوں میں ہے۔ اس کی شناخت کے لئے بجز قرآنی تعلیم کے اور کوئی بھی ذریعہ نہیں"۔ (ص ۱۷)

اسی طرح حضور اپنے متعلق فرماتے ہیں۔

"اب میری یہ حالت ہے۔ کہ بعد وفات پا جانے ان عزیزوں اور بزرگوں کے خدا تعالیٰ نے میرے دل کو دنیا سے پھیر دیا۔ اور میں نے چاہا کہ خدا تعالیٰ سے میرا معاملہ کامل طور کی سچائی اور صدق اور محبت سے ہو۔ سو اس نے میرے دل کو اپنی محبت سے بھر دیا۔ مگر نہ میری کوشش سے بلکہ اپنے فضل سے۔ تب میں نے چاہا۔ کہ جہاں تک میرے لئے ممکن ہے معرفت اور محبت الٰہی میں ترقی کروں۔ اور صحیح طور پر معلوم کروں۔ کہ خدا کون ہے۔ اور اسکی رضا کن باتوں میں ہے۔ سو میں نے ہر ایک تعصب سے دل کو پاک کیا۔ اور ہر ایک آلودگی سے آنکھ کو صاف کرکے دیکھا اور خدا تعالیٰ سے مدد چاہی۔ تب میرے پر کھل گیا۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے پاک الہام سے مجھے آگاہی بخشی کہ خدا وہ ذات ہے جو اپنی تمام صفات میں کامل ہے۔ اور ازل سے ایک ہی رنگ اور ایک ہی طریق پر چلا آتا ہے۔ نہ اس میں حدوث ہے۔ نہ وہ پیدا ہوتا ہے۔ نہ مرتا ہے اور کوئی پیدا ہونے والا اور مرنے والا بجز عبودیت کے کوئی ایسا تعلق اس سے نہیں رکھتا۔ جسے کہا جائے کہ وہ خدائی کا حصہ دار ہے۔" (اشتہار گورنمنٹ کی توجہ کے لائق مشمولہ رسالہ شہادۃ القرآن صفحہ)

اس زمانہ میں ہزاروں علماء اور گدی نشین مختلف اسلامی ممالک میں موجود ہیں۔ اور اپنے تئیں اسلام پر کاربند ہونے اور قرب الٰہی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ بعض نے لاکھوں مریدوں کو اپنے دامن میں لے رکھا ہے۔ لیکن قرآن کریم کے بیان کردہ معیار کے مطابق یہ لوگ برکات یا کمالات اسلام سے محروم ہیں۔ یعنی ان کا ایمان یا اسلام محض رسمی طور پر ہے۔ حال کے رنگ میں وہ کچھ بھی پیش نہیں کرسکتے۔ اسلام کا یہ شرف اور کلام اللہ کا یہ مرتبہ صرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل ظاہر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور برکت، کامل پیروی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ قرآن کریم کی برکات کا کامل نمونہ ہیں۔ اور آپ کے وجود مبارک میں وہ سب باتیں موجود ہیں۔ جو قرآن کریم نے اولیاء اللہ کے متعلق بیان فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ویستجیب الذین آمنوا یعنی وہ مومنین کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ اور انبیاء چونکہ اول المومنین ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی دعائیں بدرجہ اولیٰ قبول ہوتی ہیں۔ نیز فرماتا ہے۔ الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولاھم یحزنون۔ الذین آمنوا وکانوا یتقون۔ لھم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الاخرۃ۔ یقیناً جو اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں ان پر کوئی خوف اور غم نہیں۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں بشارتیں ملتی ہیں۔ اور آخرت میں بھی۔ قرآن کریم کی ان آیات کے پیش نظر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہ سب باتیں حضرت اقدس کی ذات بابرکات میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بموجب آیۂ کریمہ ویستجیب الذین آمنوا اور لھم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا حضرت اقدسؑ کو الہاماً فرمایا "میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی"۔ اور آپ کو ایک اولوالعزم اور عظیم الشان فرزند کی بشارت دی۔ خدا تعالیٰ نے رحمت کے اس نشان کو سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کے وجود باجود میں پورا فرمایا۔ اور ایسے عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولد پر مشتمل ہے۔ انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے۔ اور دعا کی قبولیت ہوکر ایسی خبر کا ملنا بیشک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے۔" خدا تعالیٰ کے ایسے بدیہی نشان سے دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر نئے سرے سے اس زمانہ میں ظاہر ہوا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جو پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق اور حضرت اقدس کے موعود فرزند ہیں۔ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں کلمۃ اللہ فرمایا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے کلمات کی تشریح یا ان کی صفات اور کارنامے ایک زمانہ تک ہی محدود نہیں ہوتے۔ بلکہ غیر محدود ہوتے ہیں اسی طرح سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے کارنامے یا پیشگوئی مصلح موعود کے ہر موضوع پر آئندہ زمانہ میں ضخیم جلدیں تیار ہوں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ آپ کے ذریعے اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی تھی۔ کہ "میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا۔ اور اسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے"۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام اور وحی سے نوازا۔ اور آپ کے ہاتھ میں قبولیت دعا کے اکثر نشان ظاہر کئے ہیں۔ اور آپ کے طفیل اسلام کا وہ شرف جو اسے غیر مذاہب پر حاصل ہے۔ ظاہر ہوا۔ ایسے ہی آپ کے زمانہ میں اسلام کی تبلیغ ان ملکوں اور قوموں تک پہنچ گئی۔ جو مدتوں اسلام سے ناآشنا تھیں۔ اور پیشگوئی کے الفاظ "اور قومیں اس سے برکت پائیں گی" سے بھی ظاہر ہے۔ کہ اس موعود کے وقت اقوام عالم تک اسلام کی تبلیغ پہنچ جائیگی۔ کیونکہ تمام برکتیں اسلام میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان امور کی بنیاد قائم ہوچکی ہے۔ اسی طرح پیشگوئی کے الفاظ یعنی اس موعود کے ذریعہ کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نشان کو بھی پورا فرمایا۔ اور آپ کو علوم قرآن سے وافر حصہ عطا فرمایا ہے۔ اوائل زمانہ سے ہی آپ کی تحریر اور تقریر حقائق اور معارف قرآن سے پر ہیں۔ اور اب تفسیر کبیر کی اشاعت نے اس نشان کو اور بھی واضح کردیا ہے۔ اس کے لئے مستقل مضمون درکار ہے۔

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ (خاکسار ڈاکٹر [illegible])

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کی بلاد عربیہ میں آمد اور روانگی

مصر۔ فلسطین۔ شام۔ عراق کے اخبارات میں خدمات جلیلہ کا ذکر

قاہرہ سے حیفا

جناب مولوی شمس صاحب نے انگلستان سے ہندوستان کو واپسی کے وقت اپنے پروگرام میں بلاد عربیہ میں آمد کا پروگرام بھی شامل کر رکھا تھا۔ سب سے پہلے آپ مصر میں تشریف لائے۔ قاہرہ میں آپکی آمد کا ذکر "الاھرام" نے کیا۔ اور ایک مختصر مگر سطور میں مقالہ قاہرہ کے ہفتہ واری مجلہ "نداء الوطن" نے بھی آپ کے متعلق شائع کیا۔ آپ کی تصویر بھی دی۔ یہ مجلہ مصر کے حالات حاضرہ کے مطابق ابناء مصر کی آواز کو بلند کرنے میں پیش پیش ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے اپنے قیام مصر میں اسکندریہ کا بھی سفر کیا۔ جماعت قاہرہ نے آپ سے فائدہ اٹھانے کی مکمل کوشش کی۔ قاہرہ سے حیفا مکرم مولوی صاحب ۳۱ اگست کو تشریف لائے۔ مقامی حالات کے مطابق جماعت حیفا و کبابیر نے استقبال کیا۔ مختلف احباب نے آپ کے اعزاز میں دعوتیں دیں۔ بعض غیر احمدی دوستوں نے بھی اس موقعہ پر دعوتیں دے کر اپنی محبت کا اظہار کیا۔

بیت المقدس میں

۳ ستمبر کو مکرم شمس صاحب مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل اور خاکسار بیت المقدس ایک اہم مقصد کے پیش نظر روانہ ہوئے اس سے قبل عاجز ایک مہینہ بیت المقدس میں گذار کر اسی اہم مقصد کے حالات اور تفصیلات معلوم کر چکا تھا۔ القدس میں مکرم الحاج علم دین صاحب سیالکوٹی نے ہماری رہنمائی کی۔ جس کے لئے ہم ان کے شکر گذار ہیں۔ مولوی صاحب نے یہاں السید عونی عبد الہادی بے سے بھی ملاقات کی۔ اور قضیہ فلسطین کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ان کو بعض اہم مشورے دئیے

بیت المقدس میں ہماری آمد کا ذکر فلسطین کے موقر اور کثیر الاشاعت روزنامہ "الدفاع" نے کیا۔ اور مسئلہ فلسطین کے متعلق آپ کی خدمات کا اعتراف کیا۔

فلسطین کانفرنس میں ہندوستان کا نمائندہ

"الدفاع" میں آپ کی آمد کا ذکر پڑھ کر عربی پریس کے نمائندہ نے آپ سے گفتگو کی۔ اور اس گفتگو کا ملخص اس نے الدفاع میں شائع کرتے ہوئے جہاں آپ کی اسلامی خدمات کی تعریف کی وہاں آپ کی اس اہم تجویز کا بھی ذکر کیا۔ جس میں آپ نے کہا کہ فلسطین کانفرنس میں ہندوستان کی طرف سے بھی ایک نمائندہ شامل ہونا چاہئیے۔ کیونکہ قضیہ فلسطین ایک اسلامی قضیہ ہے جس نے موجودہ وقت میں تمام دنیائے اسلام کو مضطرب کر رکھا ہے۔ بعض پرائیویٹ خطوط سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مولوی صاحب کی اس تجویز کو عرب حلقوں میں بہت پسند کیا گیا ہے

ٹی پارٹی

۱۰ اکتوبر کو آپ کے اعزاز میں جماعت حیفا و کبابیر نے مشترکہ ٹی پارٹی دی۔ اور اپنے محبت بھرے جذبات کا اظہار کیا۔ ٹی پارٹی کے بعد خاکسار کے زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مختلف دوستوں نے تقاریر کیں اور مولوی صاحب کے متعلق نہ بھولنے والی محبت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آپ ہی سب سے پہلے مبلغ ہیں جن کی وجہ سے ہمیں احمدیت کا علم ہوا۔ اور خدا تعالٰے نے ہمیں آپ کے ذریعہ قبول احمدیت کی توفیق دی۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل نے آپ کی خدمات جلیلہ و مساعی جمیلہ کے متعلق ایک مفصل تقریر کی جو نہایت موثر تھی۔ مکرم شمس صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جماعت کو مختلف امور کی طرف توجہ دلائی۔ خصوصاً اطاعت امیر اور فریضہ تبلیغ اور چندوں کی ادائیگی کی طرف۔

دمشق میں آمد

۱۷ اکتوبر کو صبح کے وقت مکرم شمس صاحب السید منیر الحصنی صاحب اور خاکسار دمشق کے لئے روانہ ہوئے۔ حکومت شام کی وزارت خارجہ نے مجھے تین مہینے کی تحقیق کے بعد صرف ایک ماہ کے لئے شام میں ٹھہرنے کی اجازت دی۔ چونکہ اصل شام کو حال ہی میں آزادی ملی ہے۔ اور یہاں کے مقامی سیاسی حالات دگرگوں ہیں اس لئے اجنبی آدمی پر خاص نگرانی کی جاتی ہے۔ یہاں کئی ایک سیاسی پارٹیاں ہیں جو اپنا کام کر رہی ہیں۔ شام میں ابھی تک حکومت فرانس کے "...." میں بھی ایک پارٹی ہے۔ موجودہ وزارت اس پارٹی پر کڑی نگرانی کر رہی ہے۔ حال ہی میں ۳۰ جاسوسوں کو گرفتار بھی کیا گیا ہے۔ ایک پارٹی نے ہاشمی خاندان کے حق میں پروپیگنڈا کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور یہ پروپیگنڈا بڑی سرعت سے دمشق میں ترقی کر رہا ہے۔

حیفا سے دمشق کا راستہ صرف ۱/۲-۳ گھنٹہ کا ہے۔ مگر آجکل فلسطین کی حدود میں سفر کرنا تکلیف مالا یطاق کے مترادف ہے۔ ہماری موٹر مختلف مقامات پر ٹھہرتی ہوئی غروب آفتاب سے قبل دمشق میں پہنچی۔ دمشق میں ہمارا قیام مکرم السید الحاج بدر الدین الحصنی کے مکان پر تھا۔ جو مکرم منیر الحصنی آفندی کے سب سے چھوٹے بھائی ہیں اور احمدیت کے عشق میں مجذوب نظر آتے ہیں۔

شخصیات بارزہ سے ملاقات

مکرم شمس صاحب نے اپنے دمشق کے مختصر قیام میں وزیر اعظم شام اور وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اس ملاقات کا ذکر یہاں کی صحافت نے بھی کیا۔ اس کے علاوہ آپ نے خلیل مردم بے اور الحاج عبد القادر مغربی سے بھی ملاقات کی۔ یہ دونوں شخصیتیں تمام عرب ملکوں میں علمی لحاظ سے نہایت ہی اہم شخصیتیں ہیں۔ اور ابناء شام ان دونوں شخصیتوں پر ناز اور فخر کرتے ہیں۔

بیروت میں آمد

۲۳ ستمبر کی صبح کو الشیخ عبد الرحمن سعیفان کی دعوت پر ان کے گاؤں برجا نامی میں (یہ جگہ بیروت سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے) گئے سب سے پہلے بیروت پہنچتے ہی موٹر کے اڈہ سے برجا کے لئے روانہ ہوئے رات اس جگہ گذاری۔ اور یہاں موثر رنگ میں خدا تعالٰے نے تبلیغ کا موقعہ عطا فرما دیا۔ جس کا اثر یہاں کے کئی اصحاب پر ہوا۔ دوسرے دن صبح یہاں سے روانہ ہو کر بیروت پہنچے۔ اور بیروت سے دمشق کے لئے روانہ ہوئے۔ اس سفر میں ہمارے ساتھ السید محمد الحصنی بھی تھے جو مکرم منیر الحصنی صاحب کے بڑے بھائی ہیں اور بیروت میں تاجر ہیں

دمشق سے بغداد

مؤرخہ ۲۶ ستمبر شمس صاحب اور مکرم السید منیر الحصنی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دمشق قادیان کے لئے روانہ ہوئے دوست الوداع کے لئے حاضر تھے۔ انہوں نے درد بھری دعاؤں سے ان ہر دو معزز صاحبان کو فی امان اللہ کہا۔

بغداد میں مصروفیات

پروگرام کے مطابق دمشق سے بغداد انہیں ۲۴ گھنٹہ میں پہنچ جانا چاہئیے تھا۔ مگر موٹر راستہ میں خراب ہو کر ۸ گھنٹہ لیٹ ہو گئی۔ مکرم الحاج عبد اللطیف نور محمد صاحب کو عاجز نے بذریعہ تار آمد کی اطلاع کر دی تھی۔ بغداد کی آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوا۔ کہ مکرم شمس صاحب کو السید توفیق السویدی سابق وزیر اعظم عراق سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ اور ریجنٹ سمو الامیر عبد الالٰہ سے بھی آپ نے ملاقات کی۔ الجمعیۃ الہندیہ نے آپ کے اعزاز میں ٹی پارٹی دی۔ جس میں ساٹھ سے زائد اشخاص شامل تھے۔ اسی طرح الشبان المسلمین کی مجلس میں جا کر آپ کو دو گھنٹہ کے قریب گفتگو کا موقعہ ملا۔ اور ان پر نہایت ہی اچھا اثر ہوا۔ اور وہ آپ کی ملاقات سے بہت خوش ہوئے۔ شمس صاحب کی ان مصروفیات کا ذکر بغداد کے مشہور جریدہ "البلاد" نے کرتے ہوئے آپ کی خدمات کو سراہا ہے

دو مخلص احمدی

میں اس موقعہ پر مکرم الحاج عبد اللطیف نور محمد صاحب کا شکریہ ادا کرنا اپنا اخلاقی فرض سمجھتا ہوں سلسلہ کے جن خدام کو بغداد کے راستے سے گذرنے کا اتفاق ہوتا ہے وہ جانتے ہیں کہ حاجی صاحب آرام پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ عاجز کو آپ کی وجہ سے شام کا ... بڑی آسانی سے مل گیا۔ مکرم منیر الحصنی صاحب نے جو خط مجھے بغداد سے روانہ کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مکرم حاجی صاحب کی وجہ سے ان ہر دو معزز صاحبان کو بڑا آرام ملا۔ اسی طرح مکرم ملک سراج دین صاحب

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۴۴۴/ منکہ سیدہ خیر النساء زوجہ چوہدری عزیز الرحمن صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن موضع جمال پور ڈاکخانہ نروپتی ضلع سلہٹ صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳ ستمبر ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی قیمتی -/۵۰ روپیہ ہے۔ اور میں اپنا مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ پہلے ہی اپنے خاوند محترم کو معاف کر چکی تھی۔ لیکن اب ان سے درخواست کر کے طے پایا ہے کہ وہ اس میں سے مبلغ -/۵۰ میری طرف سے صدر انجمن احمدیہ میں جب بھی ہو میری وفات سے پہلے داخل فرما دیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- سیدہ خیر النساء

گواہ شد:- شجاعت علی انسپکٹر بیت المال گواہ شد:- چوہدری عزیز الرحمن

P.O. Santi Pur
Vill: Suhagal
Hakim Pura
Distt: Nadia
Bengal

کراچی ۲۳ اکتوبر:- برطانوی دارالعوام کے انڈی پینڈنٹ رکن مسٹر ولیم ڈینیس کینڈل نے بتایا۔ کہ ہندوستان کی سیاسی صورت حالات کا جائزہ لینے کیلئے پارلیمنٹ کا ایک آزاد ۔۔ ہفتہ ہندوستان آرہا ہے۔ یہ مشن ۔۔ طور پر فرقہ وارانہ فسادات سے پیدا شدہ صورت کا معائنہ کرے گا۔ اور اس سلسلے میں تمام قوموں اور سیاسی جماعتوں کے لیڈروں سے ملاقات کرے گا۔ مسٹر کینڈل نے کہا۔ برطانوی عوام فرقہ وارانہ فسادات کے لامتناہی سلسلے ۔۔ پریشان ہیں۔ ان میں سے اکثر کا یہ ۔۔ال تھا کہ عبوری حکومت کے قیام کے معاً بعد یہ فسادات ختم ہو جائیں گے۔ لیکن یہ ۔۔ نکلا ہے۔

لنڈن ۲۳ اکتوبر:- مشہور اچھوت لیڈر ڈاکٹر امبیدکر لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں وزارتی مشن پر یہ الزام لگایا۔ کہ اس نے اچھوتوں کے ساتھ انتہائی ناانصافی کی ہے آپ نے کہا۔ موجودہ سیاسی حالات بے حد مایوس کن ہیں مجھے اُمید نہیں۔ کہ نئی حکومت کام کو چلا سکے۔ کیونکہ کانگرس اور مسلم لیگ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

میں دوستی تو کجا باہمی تعاون کا جذبہ بھی موجود نہیں۔ اس لئے ہم شدید خانہ جنگی کے خطرہ میں مبتلا ہیں میرے خیال میں موجودہ حالات کی نسبت تو ۱۹۳۵ء کا ایکٹ ہی بہتر تھا

نئی دھلی ۲۳ اکتوبر:- حکومت ہند نے پٹ سن کی برآمد کے متعلق کنٹرول آرڈر کو منسوخ کر دیا ہے تاکہ دیگر ممالک کو زیادہ سے زیادہ پٹ سن مہیا کی جاسکے۔ حکومت نے خام پٹ سن کی برآمد پر محصول بھی بڑھا دیا ہے

لکھنؤ ۲۳ اکتوبر:- یوپی کی سنگٹھن پارٹی نے یوپی اور دیگر صوبوں کے ہندوؤں کی حفاظت کے لئے دس ہزار رضا کار بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پانچسو رضا کاروں کا ایک حصہ عنقریب مشرقی بنگال کے ہندوؤں کی مدد کرنے کے لئے جا رہا ہے۔

خرطوم ۲۳ اکتوبر:- سوڈان کے مشہور مذہبی رہنما سید عبدالرحمٰن المہدی نے برطانیہ کے وزیر خارجہ اور مصر کے وزیر اعظم کو بذریعہ تار مطلع کیا ہے۔ کہ سوڈانی سوڈان میں مکمل آزاد جمہوری حکومت چاہتے ہیں۔ جو نہ برطانیہ کے ماتحت ہو اور نہ مصر کے۔ سوڈان کے تین نامور قبائل کے لیڈروں نے بھی بذریعہ تار اس مطالبہ کی تائید کی ہے

قاہرہ ۲۳ اکتوبر:- ریف کے مشہور لیڈر امیر عبدالکریم کی رہائی کی ایک عرصہ سے کوششیں ہو رہی تھیں۔ اُمید ہے۔ کہ یہ کوششیں کامیاب رہینگی۔ اور انہیں عنقریب رہا کر دیا جائے گا۔

کراچی ۲۳ اکتوبر:- مسٹر جی۔ ایم سید کی پروگریسو پارٹی نے صوبائی اسمبلی کے لئے مسلم لیگ کے اُمیدواروں کے مقابلے میں ۱۸ اُمیدوار کھڑے کئے ہیں۔ حاجی مولا بخش سندھ کے وزیر اعظم غلام حسین ہدایت اللہ کا مقابلہ کریں گے۔ کانگرس کسی مسلم حلقہ سے اُمیدوار کھڑا نہیں کر رہی۔

کلکتہ ۲۳ اکتوبر:- چار پانچسو اشخاص کے ایک مشتعل اور غضبناک ہجوم نے شمال مغربی کلکتہ کے ایک پولیس سٹیشن پر حملہ کر دیا۔ اور ان تمام لوگوں کو پولیس کی حراست میں سے نکال کر لے گیا۔ جنہیں ایک بس کو آگ لگانے اور تیزاب پھینکنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ پولیس کی کثیر تعداد نے موقعہ پر پہنچکر صورت حالات پر قابو پالیا اور بھاگنے والے اشخاص کو دوبارہ گرفتار کر لیا۔

لکھنؤ ۲۳ اکتوبر:- لکھنؤ یونیورسٹی کے طلبہ کی دو پارٹیوں میں تصادم ہو گیا لیکن یونیورسٹی کے عملہ کی بروقت مداخلت کی وجہ سے معاملہ رفع دفع ہو گیا۔

ہیگ ۲۳ اکتوبر:- جرمنی کے سابق نازی گورنر کو پھانسی کی سزا دینے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

القدس ۲۳ اکتوبر:- ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ ترکی۔ شام اور لبنان کے وزراء نے خارجہ کی ایک کانفرنس نومبر کے دوسرے ہفتے میں منعقد ہو گی جس میں ان ممالک کے درمیان تجارتی قومی اور صنعتی معاہدات کرنے

کے مسئلہ پر غور کیا جائے گا۔

لندن ۲۳ اکتوبر۔ مسٹر بیون وزیر خارجہ برطانیہ نے دارالعوام میں امور خارجہ پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔ جرمن اور جاپان کو آئندہ اپنی جارحانہ پالیسی کی تجدید کرنے کی کبھی اجازت نہ دی جائے گی۔ ایران کے متعلق آپ نے کہا۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ ایران کسی غیر ملکی مداخلت سے بالکل آزاد رہے۔

رنگون ۲۳ اکتوبر۔ برما کی عبوری حکومت کے کمیونسٹ رکن نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ کیونکہ کمیونسٹ پارٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ چونکہ وزارت کا ہم عنصر یعنی اینٹی فاسسٹ لیگ امپیریلزم کا آلہ کار بن گئی ہے۔ اس لئے اس سے علیحدگی اختیار کر لی جائے۔

نئی دہلی ۲۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی مشرقی بنگال کے دورہ کے لئے ۲۷ اکتوبر کو دہلی سے روانہ ہو جائیں گے۔

پشاور ۲۳ اکتوبر۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ صوبہ سرحد اور ملحقہ قبائلی علاقوں کی حالت کو درست کرنے کیلئے مرکزی حکومت نے معقول مالی مدد دینے کا وعدہ کیا ہے جسکے ذریعے تعمیرات اور رفاہ عام کے بہت سے دیگر امور سرانجام دیئے جائیں گے۔

نئی دہلی ۲۴ اکتوبر۔ سنٹرل اسمبلی کے صدر نے صوبائی اسمبلیوں کے سپیکروں اور ڈپٹی سپیکروں کی ایک کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

بمبئی ۲۴ اکتوبر۔ آج دیوالی کی وجہ سے سب کارخانے اور ملیں بند رہیں۔ دوپہر تک چھرا گھونپنے کی آٹھ وارداتیں ہو چکی ہیں۔

حیدر آباد ۲۴ اکتوبر۔ نوابزادہ لیاقت علی خان ریاست کے آئینی مشیر سر سلطان احمد نے حضور نظام سے ملاقات کی۔

بمبئی ۲۴ اکتوبر۔ امید کی جاتی ہے کہ ہندوستانی کرکٹ ٹیم ۲۶ اکتوبر کو بمبئی پہنچ جائے گی۔

لائل پور ۲۳ اکتوبر۔ گندم ۹/۱۰/- تا ۹/۱۴/- گھی بسی ۰/۸/۰-۲۰۳ گڑ ۰/۸/۲۱ تا ۰/۴/۲۸

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ آل انڈیا ریڈیو دہلی نے ہندوستان کے مختلف ریڈیو سٹیشنوں کے ڈائرکٹروں کو یہ ہدایت کی ہے کہ وہ آئندہ مشکوک چال چلن کی عورتوں اور مردوں کو پروگرام میں کوئی حصہ نہ دیا کریں۔

کراچی ۲۳ اکتوبر۔ امریکہ کی بہت سی فالتو خوراک کو جس کی مالیت کئی لاکھ روپیہ تھی آگ لگا دی گئی ہے کیونکہ ماہرین نے اسے کھانے کے ناقابل قرار دیدیا تھا۔

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ سونا ۰/۸/۹۸ چاندی ۰/۰/۱۶۳ پونڈ ۰/۰/۶۸۔ امرتسر سونا ۰/۰/۱۰۲۔

کراچی ۲۳ اکتوبر۔ امریکہ اور سوئٹزرلینڈ سے غیر ملکی ریشمی کپڑا بہت بڑی مقدار میں آ رہا ہے جس سے کپڑے کی قیمتیں گرنی شروع ہو گئی ہیں۔

امرتسر ۲۳ اکتوبر۔ مقامی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے جس کی رو سے ہتھیار لے کر چلنے اور پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کے اجتماع کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

دہلی ۲۴ اکتوبر۔ آج ڈھائی بجے کانگرس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ جس میں عبوری حکومت کے عہدوں کی ازسرنو تقسیم کے سوال پر غور کیا گیا۔ عبوری حکومت کے مندرجہ ذیل پانچ ارکان بھی خاص دعوت پر جلسہ میں شریک ہوئے سجان متھائی مسٹر آصف علی سردار بلدیو سنگھ۔ جگ جیون رام۔ مسٹر بھابھا۔

نئی دہلی ۲۴ اکتوبر۔ مسٹر محمد علی جناح نے ایک بیان میں کہا ہے۔ مشرقی بنگال میں جو فسادات شروع ہیں وہ فوراً بند ہو جانے چاہئیں مسلمان اور ہندو دونوں قدیم تہذیب اور شاندار روایات کے حامل ہیں۔ دونوں قوموں کو اپنے نام پر بٹہ نہیں لگانا چاہئیے۔ میں مسلمانوں سے بالخصوص اپیل کرتا ہوں کہ وہ اسلام کے نام کو بدنام نہ کریں۔ ہر جگہ کمزور اور مظلوم کی مدد کریں۔ خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ یہی توقع میں ہندوؤں سے بھی کرتا ہوں۔